رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۲/

جلد ۱۰/۴۵ | یکم ہجرت ۱۳۳۵ ہش | یکم مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط محررہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۶ء تحریر فرماتے ہیں:-

"حضور کو اولاً مری میں تشریف لانے پر بوجہ سردی و بارش تکلیف محسوس ہوئی اور طبیعت میں کچھ گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ مگر آج دھوپ نکل آنے کی وجہ سے سردی میں کمی ہے۔ اور حضور کی طبیعت پہلے سے کافی اچھی ہے۔ حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور کافی دیر تک مجلس میں رونق افروز رہے۔ طبیعت شگفتہ معلوم ہوتی ہے۔ اور طبیعت پوچھنے پر فرمایا آج طبیعت پہلے سے اچھی ہے"۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حمید الحق چوہدری اور پنڈت نہرو کے درمیان غیر رسمی ملاقات

سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع غیر مسلموں کے انخلا اور مسئلہ کشمیر کے متعلق تبادلۂ خیالات

نئی دہلی ۳۰ اپریل وزیر خارجہ پاکستان جناب حمید الحق چوہدری نے کل رات ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے غیر رسمی بات چیت کی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس ملاقات میں مشرقی پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع، غیر مسلموں کے انخلاء اور مسئلہ کشمیر کا ذکر آیا۔ بھارت میں پاکستان کے ہائی کمشنر جناب غضنفر علی خاں نے کل رات جناب حمید الحق چوہدری کے اعزاز میں ایک دعوت دی تھی۔ جس کے اختتام پر ہی جناب حمید الحق چوہدری اور پنڈت نہرو کے درمیان غیر رسمی بات چیت ہوئی۔ جو ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ وزیر خارجہ ڈھاکہ سے کھٹمنڈو جاتے ہوئے راستے میں نئی دہلی ٹھہرے تھے۔ آپ وہاں شاہ نیپال کی رسم تاجپوشی میں پاکستان کی نمائندگی کرنے جا رہے ہیں۔

— تل ابیب ۳۰ اپریل۔ اسرائیل کے وزیر خزانہ نے صیہونی کانفرنس میں ایک منصوبہ پیش کیا ہے جس کے تحت ۱½ لاکھ یہودیوں کو فلسطین میں آباد کیا جائیگا۔

قومی اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی کی تشکیل

نئی پارٹی میں دس اراکین اسمبلی کی شرکت

لاہور ۳۰ اپریل مغربی پاکستان کے خوراک و زراعت کے وزیر سید عابد حسین نے کل پشاور سے لاہور واپس پہنچنے پر اعلان کیا۔ کہ قومی اسمبلی کے دس اراکین نے ری پبلکن پارٹی میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اپنے آپ کو ایک علیحدہ اسمبلی پارٹی کی شکل میں منظم کریں گے۔ ان کے اپنے اعلان کے مطابق ان دس ممبروں کے نام یہ ہیں (۱) ڈاکٹر خان صاحب (۲) خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ (۳) سردار عبدالحمید دستی (۴) سید عابد حسین (۵) نواب امیر احمد خاں آف کالا باغ (۶) سید علمدار حسین شاہ گیلانی (۷) ملک فیروز خاں نون (۸) ملک جہانگیر خان (۹) ملک سردار خان (۱۰) سید احمد نواز شاہ — جب ان سے دریافت کیا گیا کہ نئی اسمبلی پارٹی کی تشکیل کا مرکزی کابینہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؟ تو انہوں نے اس پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ وزیر اعلےٰ ڈاکٹر خان صاحب نے جو اسی گاڑی سے لاہور آئے تھے بتایا کہ نئی پارٹی کی باقاعدہ تشکیل اور اس کے لیڈر کے انتخاب کے بعد ہو سکتا ہے کہ یہ معاملہ زیر غور آئے۔ ایک اطلاع کے مطابق ڈاکٹر خان صاحب نے یہ بھی کہا کہ میری جماعت محمد علی کابینہ کی حمایت کرتی رہے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ڈاک کا پتہ

کوہ مری میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہے۔

"خیبر لاج" - مری

Khyber Lodge

Murree

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تعزیتی پیغام

ربوہ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کوہ مری سے حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ کی وفات پر امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے نام حسب ذیل تعزیتی پیغام ارسال فرمایا ہے۔

"مولوی غلام نبی صاحب مصری کی وفات کی خبر پر بہت صدمہ ہوا۔ میری طرف سے ان کے رشتہ داروں سے دلی ہمدردی کا اظہار کریں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی روح کو رفعت اور بلندی عطا کرے۔"

خلیفۃ المسیح

درس قرآن مجید

ربوہ ۳۰ اپریل بروز ۱۶ رمضان المبارک ہفتہ کے روز سے مسجد مبارک میں مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔ آپ سورۂ مریم سے سورۂ روم تک درس دیں گے

آپ سے قبل ۱۵ رمضان المبارک کو جمعہ کے روز مکرم مولوی عبدالغفور صاحب نے سورۂ یونس سے سورۂ کہف تک درس مکمل کیا تھا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں درس میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔

درخواست دعا

ربوہ ۳۰ اپریل مکرم سردار کرم داد صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ حال ہی میں ان کو فالج کا بھی حملہ ہوا۔ حالت تا حال رو بصحت نہیں ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

سحر و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۱۸ رمضان المبارک	—	۶ بجکر ۵۰ منٹ
۱۹ "	۳ بجکر ۵۶ منٹ	۶ " ۵۱ "

فطرانہ کی شرح؟ ایک صاع گندم کی قیمت اب ۱۱ آنے سمجھی جائے

ناظر بیت المال

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم مئی ۱۹۵۶ء

مذہب اور سائنس

(۲)

ہم نے یہاں تک اس امر کی اختصاراً وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مادیات کے ما لہٗ وما علیہ کا کسی قدر علم حاصل کر لینے سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ تمام کائنات مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ ایک صحیح العقل متفکر اس تمام پر حکمت کارخانہ کی حکمتوں پر غور کر کے لازماً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے۔ کہ کوئی عظیم الشان "مرضی" یا سمجھدار ارادہ ہے۔ جو اس کے پیچھے کام کر رہا ہے۔ اور وہ "مرضی" یا "ارادہ" مادہ اور اس کی تمام کثیف اور لطیف در لطیف حالتوں کے حال سے بالکل آزاد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لیس کمثلہٖ شیءٌ

پہلی اقساط میں ہم نے نہایت سادہ مثال سے اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر جناب حکیم یورش صاحب غور فرمائیں۔ تو انہیں خود اپنی ہی ذات یعنی انسانی جسم کی ساخت میں ہی ایسی حکمتوں سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ کہ جن کا جواب صرف اندھا کیمیائی عمل پیش نہیں کر سکتا۔ ہم نے یہ حقیقت تسلیم کر لی ہے۔ کہ شعور بلکہ روح جسم ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے حوالے سے ظاہر ہے۔ اس کے باوجود بلکہ خود یہ بات بھی اس امر کی دلیل ہے۔ کہ نہ صرف روح مخلوق ہے۔ بلکہ جس سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ وہ بھی مخلوق ہے۔ اور اپنے خالق کے تصرف میں ہے۔ وہ جس طرح چاہتا ہے۔ اس کو استعمال کرتا ہے۔ یہ درست ہے کہ زندگی کیمیائی عمل سے قائم ہے۔ لیکن یہ عمل خود بخود نہیں ہو رہا۔ کیونکہ اس کیمیائی عمل ہی میں ایسی ایسی حکمتیں ہیں۔ کہ جو اس میں شعور پیدا ہونے سے بہت پہلے موجود تھیں۔ اس لئے وہ حکمتیں اس کے اپنے شعور کا نتیجہ نہیں ہو سکتیں۔ اور نہیں ذرا دوران خون کے نظام کو ہی دیکھیں دل۔ جگر۔ شریانوں کے نظام پر غور فرمائیں۔ دل میں خون لانے والی اور باہر لے جا کر تمام جسم میں تقسیم کرنے والی نہروں کے جال کو ملاحظہ فرمائیں۔ حکیم صاحب کیا یہ پر حکمت نظام آپ کے اپنے شعور کا کارنامہ ہے یا کسی اور مادی شعور کا کارنامہ ہے؟ آخر بتایئے یہ کس کا ارادہ ہے۔ جس نے دل کو اس طرح بنایا۔ اور خون لانے والی اور لے جانے والی نہروں کا یہ دہرا سلسلہ تجویز کیا۔ پھر ذرا اپنے جگر کو ملاحظہ کیجئے۔ اس میں خون صاف کرنے کے آلات اور کیمیائی لوشن کس نے رکھے ہیں؟ کیا آپ کے شعور نے یا کسی دیگر مادی شعور نے؟

کیا یہ حکمت در حکمت اور پیچ در پیچ نظام کسی سمجھدار ارادہ کے بغیر ہی محض کیمیائی عمل سے معرض ظہور میں آ گیا ہے۔ اللہ اللہ ایک اچھی کرسی اور ایک نفیس میز کو دیکھ کر تو آپ کا مادی خیال فوراً ایک بیرونی ارادہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اور لکڑی کی صلاحیتیں فراموش ہو جاتی ہیں۔ مگر اس محیر العقول کارخانہ قدرت کو دیکھ کر محض کیمیائی عمل کی الجھنوں میں الجھ کر رہ جاتے ہیں۔ ایں چہ بو العجبی است۔

اگر آپ کی سمجھ میں یہ بات آ گئی ہے۔ تو یہی مذہب ہے۔ مذہب کا مقصد یہ ہے کہ مذہب اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ جو ایک حقیقی سائنسدان اور حقیقی فلسفی کے دل میں اس پر حکمت کارخانہ کو دیکھ کر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جس کا جواب وہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس کا میدان تحقیقات مادہ تک محدود ہے۔ اور وہ اس سے باہر نہیں جانا چاہتا۔

ہاں اس کا جواب مذہب دیتا ہے۔ مگر مذہب اس کا جواب صرف اسی قدر نہیں دیتا۔ جس قدر جواب محض ایک عقلمند سائنسدان یا فلسفی خیال کرتا ہے۔ کہ اس پر حکمت کارخانہ کے پیچھے کوئی ارادہ ضرور ہونا چاہیئے۔ بلکہ مذہب اس ہستی کو اسی طرح تجربہ اور مشاہدہ سے موجود ہونا دکھاتا ہے۔ جس طرح سائنسدان کسی مادی حقیقت کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت کرتے ہیں۔ مذہب سے یہاں ہماری مراد "اسلام" ہے۔ اسلام نے اس وراء الوراء وجود کو ثابت کرنے کے لئے کئی ایک گر بتائے ہیں۔ جو تجربہ اور مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس کا حوالہ ہم نے پہلے دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

علم الٰہیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے۔ کہ جب خود بلا واسطہ ہم الہام پاویں۔ خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سنیں۔ اور خدا کے صاف اور صحیح کشفوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہم بے شک کامل معرفت کے حاصل کرنے کے لئے بلا واسطہ الہام کے محتاج ہیں۔ اور اس کامل معرفت کی ہم اپنے دل میں بھوک اور پیاس بھی پاتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے پہلے سے اس معرفت کا سامان میسر نہیں کیا۔ تو یہ پیاس اور بھوک ہمیں کیوں لگا دی ہے۔ کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے یہی ایک پیمانہ ہے۔ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں۔ کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں۔ یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلداروں کا دل نہیں چاہتا۔ کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں؟ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا۔ دل کو دیا۔ جان کو دیا۔ وہ اس بات پر راضی ہو سکتے ہیں۔ کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے رہ کر مرتے رہیں۔ اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ اس زندہ خدا کا انا الموجود کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے۔ کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں۔ اور ایک طرف انا الموجود خدا کا کہنا۔ تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں۔ جو فلاسفر کہلا کر اندھے رہے۔ وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے۔ غرض اگر خدا تعالیٰ نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہٗ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے:۔

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتلا جو راہ ان لوگوں کی ہے۔ جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔ اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں۔ جو انسان کو براہِ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ (الم - ۳۱)

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لا کر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالیٰ کے فرشتے اترتے ہیں۔ اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں۔ کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ تمہارے لئے وہ بہشت ہے۔ جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں۔ اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں۔ اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے:۔

لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ۔ (۱۰ : ۶۵)

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے۔ اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۷ تا ۱۸۹)

اس طرح چونکہ مذہب اور سائنس کے موضوع الگ الگ ہیں۔ اس لئے دونوں میں تصادم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دینِ فطرت "اسلام" یہ نہیں کہتا۔ کہ اس پر حکمت کارخانہ کی حکمتیں معلوم نہ کرو۔ اسلام نہیں کہتا۔ کہ ذرہ کا جگر چاک نہ کرو۔ بلکہ قرآن کریم تو فرماتا ہے۔

و سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض۔

یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ یہ تمام مادی کائنات تمہارے لئے ہے۔ اس سے جتنا کام لے سکتے ہو۔ لو۔ اس کی حکمتوں کو سمجھو۔ لیکن وہ یہیں بس نہیں کرتا۔ وہ یہ بھی فرماتا ہے۔ کہ اس ہستی پر بھی ایمان لاؤ۔ جو اس کارخانۂ قدرت کی صانع ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک اس وجود پر ایمان حق الیقین کی حد تک نہ ہو۔ ہماری حالت تقریباً اس اناڑی کی طرح ہی رہتی ہے۔ جو روٹی پکانے لگتا ہے۔ مگر روٹی تو کیا پکاتا ہے۔ الٹے اپنے کپڑے ہی جلا کر اٹھتا ہے۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی کا حق الیقین ہی ہمیں ان کائناتی قوتوں کے پورے پورے صحیح اور کارآمد استعمال پر قادر کر سکتا ہے۔ ورنہ اس کے بغیر یہ مادی ترقیات اندھے کے ہاتھ میں تلوار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں۔

آج تک اگر ہمارے سائنسدانوں کے ہاتھ سے یہ دنیا تباہ نہیں ہوئی۔ تو اس کی وجہ یہ نہیں ہے، کہ ان مادی ترقیوں میں کوئی خاص بات ہے، جو انہیں روکتی رہی ہے۔ بلکہ جیسا کہ پہلے ہم نے کہا ہے۔ شعوری یا غیر شعوری طور پر یہ مذہب کا ہی اثر ہے۔ اور اس کی وجہ وہ اخلاقی حقیقت ہے۔ جو صانع فطرت نے ازل سے ہماری فطرت میں رکھ دی ہے۔ جو نوع انسان کے مکمل شیطان بننے کے راستہ میں روک ہے۔ ورنہ اگر الحاد اپنے منطقی نتیجہ پر پہنچنے کی توفیق پاتا۔ تو آج سے بہت پہلے دنیا فنا ہو چکی ہوتی۔

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی ساتویں نہایت کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خاص پیغام

دارالحکومت کے میئر، وزارت مذاہب کے جنرل سکرٹری اور متعدد ممبران پارلیمنٹ کی شرکت

صدر جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر سوکارنو اور دیگر متعدد اعلیٰ حکام کے پیغامات

غیر احمدی معززین کی طرف سے جماعت کی اسلامی خدمات کا اعتراف

—— از مکرم ملک عزیز احمد صاحب مبلغ انڈونیشیا بوساطت وکالت تبشیر ربوہ ——

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی ساتویں سالانہ کانفرنس انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتہ کے ایک وسیع ہال میں مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اور ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ انڈونیشیا کی ۳۱ احمدی جماعتوں کے نمائندگان نے اس میں شرکت کی۔ یہ کانفرنس کئی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ مثلاً یہ کہ انہی ایام میں ۲۰ فروری ۱۹۵۶ء کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب تھی جو کہ اس دفعہ انڈونیشیا کی تمام احمدی جماعتوں کے نمائندوں نے مل کر ایک جگہ منائی۔ پھر یہ سالانہ کانفرنس جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے شہر جاکرتہ میں جو کہ انڈونیشیا کا دارالحکومت ہے منعقد کی۔ اور اس میں پہلی کانفرنسوں کی نسبت بہت زیادہ نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی ازراہ شفقت ایک خاص پیغام ارسال فرمایا۔ اس سے پہلے بھی جاکرتہ میں دو دفعہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی کانفرنس منعقد ہو چکی ہے۔

ابتدائی انتظامات

ساتویں سالانہ کانفرنس شہر جاکرتہ میں ماہ دسمبر ۱۹۵۵ء میں منعقد کی جانی تھی مگر بعد میں انڈونیشیا کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات بھی دسمبر ۱۹۵۵ء میں مقرر کئے گئے۔ اس لئے ملکی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے نومبر ۱۹۵۵ء میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ جماعت احمدیہ کی ساتویں سالانہ کانفرنس بجائے دسمبر ۱۹۵۵ء کے ماہ فروری ۱۹۵۶ء میں کی جائے تاکہ یوم مصلح موعود ۲۰ فروری بھی کانفرنس کے ایام میں آجائے۔ لہٰذا اس مبارک موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے ساتویں سالانہ کانفرنس کے لئے ۱۸، ۱۹-۲۰-۲۱ فروری ۱۹۵۶ء کی تاریخیں مقرر کی گئیں۔ اور اس طرح سے اس کانفرنس کو اور بھی زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی۔ جماعت احمدیہ جاکرتہ نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے کئی ماہ پہلے ہی مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی راہنمائی میں کوششیں شروع کر دی تھیں۔ اور سب سے پہلے مسجد احمدیہ جاکرتہ پر کثیر رقم خرچ کر کے تمام بلڈنگ کو سبز رنگ کروا دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں بھی مسجد کی عمارت خستہ حالت میں تھی۔ اس لئے ۱۹۵۱ء میں مسجد احمدیہ جاکرتہ کو ازسرنو تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کی تمام بنیادیں کھود کر انہیں سرے سے پُر کیا گیا۔ اور تمام کو پختہ اینٹوں اور کنکریٹ ورک سے بنایا گیا۔ اور اس کے ایک حصہ پر ۱۲×۹ میٹر کی دوسری منزل بنائی گئی۔ اور دوسری منزل پر لکڑی استعمال کی گئی۔ موجودہ وقت میں اس بلڈنگ کی قیمت دو لاکھ انڈونیشین روپیہ سے زائد ہو گی۔ لکڑی کے حصہ پر رنگ کا کام رہ گیا ہوا تھا۔ اس کانفرنس سے پہلے اس تمام حصہ کو سبز رنگ کیا گیا۔ اور مسجد کے تمام حصوں میں جدید ٹیوب لیمپ روشنی کے لئے اور بجلی کے پنکھے لگائے گئے۔

مہمانوں کی سہولت کے لئے ۲۰ خالی ڈرم جمع کئے گئے۔ تاکہ ان میں زائد پانی جمع رہ سکے۔ اور ایک مزید ہینڈ پمپ لگوا لیا گیا۔ پہلے سے تین غسل خانے اور تین بیت الخلاء موجود تھے۔ اس کے علاوہ مزید آٹھ غسل خانے اور آٹھ بیت الخلاء نئے بنوائے گئے۔ اور مسجد کے اردگرد احاطہ کو درست کروا لیا گیا۔ تاکہ پانی سے کیچڑ پیدا نہ ہو۔ اس طرح سے حتی المقدور تمام ایسے امور پہلے ہی سرانجام دیئے گئے جو کہ مہمانوں کے لئے موجب سہولت ہو سکتے تھے۔

اخبارات اور ریڈیو میں اطلاعات

سالانہ کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے تین دفعہ جاکرتہ کے روزانہ اخبارات اور ریڈیو پر سالانہ کانفرنس کی خبر نشر کی گئی۔ اور دیگر ضروری انتظامات بھی ساتھ کے ساتھ سرانجام دیئے جاتے رہے۔ یہ اندازہ کر لیا گیا تھا۔ کہ اس دفعہ مہمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گی۔ اس لئے تمام جماعتوں کو پہلے ہی اطلاع کر دی گئی تھی۔ کہ جماعت کی طرف سے صرف ۰۰ مہمانوں کے کھانے و رہائش کا انتظام ہو سکے گا۔ اس سے زائد مہمان اپنی رہائش کا انتظام خود کرنے کی کوشش کریں۔ ماہ فروری ۱۹۵۶ء کے پہلے ہفتہ میں جماعت کی طرف سے چند نمائندے مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب کی سرکردگی میں صدر جمہوریت انڈونیشیا سوکرنو صاحب اور نائب صدر جمہوریت انڈونیشیا ہتّا کو استقبالیہ جلسہ میں شمولیت کے لئے دعوت پہنچانے کے لئے گئے۔ انڈونیشین قوم کے ان دونوں لیڈروں نے نہایت ہی پُرتپاک طریقہ سے وفد سے ملاقات کی۔ اور دونوں نے اپنی طرف سے مبارکباد کا پیغام بھجوایا۔ چونکہ ان کے لئے اس وقت ایک اور میٹنگ مقرر ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ ہمارے استقبالیہ جلسہ میں شامل نہ ہو سکے۔ اسی طرح شہر جاکرتہ میں تمام سول و ملٹری افسران۔ پارٹیوں کے لیڈر۔ پارلیمنٹ کے ممبران اور دیگر معززین کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اور سالانہ کانفرنس کے لئے ایک نہایت ہی مناسب ہال جو کہ صدر جمہوریت انڈونیشیا کی جائے رہائش سے ۲۵۰ میٹر کے فاصلہ پر ہے چار دن کے لئے کرایہ پر لے لیا گیا۔ تمام شہر میں کپڑوں پر لکھے ہوئے بڑے بڑے پوسٹر شارع عام پر لگائے گئے۔

استقبالیہ جلسہ

آخر ۱۸ فروری ۱۹۵۶ء کا دن آ پہنچا۔ سماٹرا۔ جاوا سلیبس کی ۲۶ بڑی بڑی جماعتوں کے احباب تشریف لائے۔ اور مسجد احمدیہ کے علاوہ بھی جو مکانات مہمانوں کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ وہ تمام پُر ہو گئے۔ استقبالیہ جلسہ کے شروع ہونے سے پہلے احباب جلسہ گاہ میں پہنچ چکے تھے۔ اور سٹیج تمام پھولوں سے پُر ہو گئی۔ جو کہ شہر جاکرتا کی مختلف دیگر پارٹیوں اور معززین کی طرف سے مبارکباد کے طور پر بھیجے گئے تھے۔ جلسہ گاہ میں ۹۵۰ کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ جو تمام پُر ہو گئیں۔ ۸½ بجے استقبالیہ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ غیر احمدی احباب بھی کثرت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ قابل ذکر مہمانوں میں سے جاکرتہ شہر کے لارڈ میئر مسٹر سودیرو صاحب اور وزارت مذاہب کے جنرل سکرٹری صاحب اور پارلیمنٹ کے بعض

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

گرمیوں کو روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے

"میں دیکھتا ہوں کہ گرمیوں کو بھی روحانی ترقی کے ساتھ خاص مناسبت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے مکہ جیسے شہر میں پیدا کیا۔ اور پھر آپ ان گرمیوں میں تنہا غار حرا میں جا کر اللہ تعالےٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ کیسا عجیب زمانہ ہو گا۔ آپ ہی ایک پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لے جایا کرتے ہونگے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ کے ساتھ انس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پھر دنیا اور اہل دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالےٰ کی محبت میں آپ اس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپ اس تنہائی میں ہی پوری لذت اور ذوق پاتے تھے!"

(الحکم ۶ر اگست ۱۹۰۵ء)

ممبران بھی موجود تھے تلاوت قرآن مجید کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ صدر جلسہ نے مبارکباد کے تمام پیغامات جو کہ بیرون ملک اور اندرون ملک سے آئے تھے پڑھ کر سنائے۔ اور پہلی تقریر مکرم جناب سیکرٹری صاحب، صدر عہدہ مذران اعلیٰ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے ایک گھنٹہ تک نہایت ہی پرجوش الفاظ میں کی جس میں جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ اور مخصوص اعتقادات پر روشنی ڈالی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تصنیف "احمدیت حقیقی اسلام" سے کئی جگہ کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے ۵۰ منٹ تقریر کی۔ اور اس امر پر روشنی ڈالی۔ کہ جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے۔ جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ قائم کی۔ اور اس کی صداقت کے پرکھنے کا طریقہ وہی ہونا چاہیئے۔ جو کہ پہلی الٰہی جماعتوں کے پرکھنے کا طریق تھا۔ اور عقلی و نقلی دلائل کے علاوہ دعا اور استخارہ کے ذریعہ احمدیت کی صداقت معلوم کی جا سکتی ہے۔ اور تمام حاضرین کو تحقیق حق کی دعوت دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے چند الہامات اور پیشگوئیاں پیش کیں۔ ان تقریروں کے بعد حاضرین میں سے تین غیر احمدی احباب نے جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ ان میں سے ایک خاتون محترمہ Resuna Said تھیں جو کہ پارلیمنٹ کی ممبر ہیں۔ اس کے بعد تمام حاضرین کو چائے اور سوڈا واٹر پیش کیا گیا اور تمام غیر احمدی مہمانوں کو "پیغام احمدیت" پیش کیا گیا۔ اور یہ استقبالیہ جلسہ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ دن کے ۱۱ بجے کے قریب ختم ہوا۔ استقبالیہ جلسہ میں اخبار نویسوں اور فوٹو گرافروں کی تعداد کافی تھی۔ ۱۰ جگہ کے روزانہ اخباروں نے اس جلسہ کی خبر فوٹو کے ساتھ شائع کی۔ ریڈیو پر بھی خبر نشر ہوئی۔

تبلیغی جلسہ

۱۹ فروری ۱۹۵۶ء بروز اتوار صبح ۹ بجے تبلیغی جلسہ شروع ہوا۔ ہال کی تمام کرسیاں بالکل پُر تھیں۔ بلکہ بہت سے سامعین کھڑے بھی تھے۔ حاضرین کی تعداد ۱۰۰۰ سے زائد تھی۔ پہلی تقریر "جماعت احمدیہ کی جدوجہد" کے موضوع پر تھی جو مکرم مولوی عبد الواحد صاحب نے فرمائی۔ دوسری تقریر "امن عالم" کے متعلق مکرم ملک عزیز احمد صاحب نے کی۔ تیسری تقریر "بلی محمد خاتم النبیین" مکرم واحدی صاحب نے کی۔ چوتھی تقریر "مذہب کامل" کے متعلق مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے کی۔ پانچویں تقریر "احمدیت کی دعوت" مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ پہلی چار تقریریں چالیس چالیس منٹ کی تھیں۔ اور آخری پانچویں تقریر ۲۰ منٹ کی تھی۔ تمام تقریریں اچھے رنگ میں بیان کی گئیں۔ جن کا سامعین پر خاص اثر تھا۔ اور حاضرین نہایت ہی اطمینان سے تقریریں سن رہے تھے۔ غیر احمدی احباب کو تقریروں کے بعد احمدیت کا پیغام پیش کیا گیا اور جلسہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے نہایت ہی کامیابی کے ساتھ ۱۲½ بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں۔ اور کھانے کا انتظام بھی جلسہ گاہ میں تھا۔ نماز کے بعد احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

کانفرنس کا افتتاحی اجلاس

استقبالیہ جلسہ اور تبلیغی جلسہ کے بعد ۱۹ فروری ۱۹۵۶ء کو پونے تین بجے بعد دوپہر ساتویں سالانہ کانفرنس کے پہلے اجلاس کا افتتاح ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و دعا کے بعد سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا پیغام جو کہ اس سالانہ کانفرنس کے موقعہ پر حضور نے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کو ارسال فرمایا تھا۔ مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے پڑھ کر حاضرین کو سنایا۔ اور تمام احباب کو پُرزور الفاظ میں تحریک کی کہ احباب خلوص دل سے حضور کے پیغام پر کماحقہ عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ کے قریب مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے ۱۹۵۵ء کی رپورٹ پیش کی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کا علاج کے سلسلہ میں یورپ تشریف لے جانے اور وہاں کے حالات میں تبلیغ اسلام کے پروگرام کا ذکر کیا۔ اور پھر انڈونیشین مشن کے حالات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ گذشتہ عرصہ میں کانفرنس سورابایا سے لے کر کانفرنس جاکرتا تک مبلغین مکرم حکیم عبد الرشید صاحب ارشد اور مکرم میاں عبد الحی صاحب رخصت پر ہیں اور مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مع اہل و عیال انڈونیشیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ اور مکرم مولوی عبد الواحد صاحب ایک سال کی رخصت کے بعد واپس انڈونیشیا تشریف لے آئے ہیں۔ اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مرکز میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ چند ماہ تک مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب ہالینڈ سے واپس انڈونیشیا تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے بتایا اس سال میں کل ۲۴۰ نئے افراد نے بیعت کی ہے۔ اور گذشتہ سال میں تفسیر انگریزی کی دوسری جلد عالی جناب صدر حکومت انڈونیشیا ڈاکٹر سوکرنو صاحب کو پیش کی گئی۔ جس کا ذکر تمام پریس میں ہوا

(باقی)

تم شرنن کے رکھواری

ہم پریم نگر کے بیراگی — پریتی من موہن سنگ لاگی
ہم پریتم پریم بھکھاری جی
تم شرنن کے رکھواری

(ترجمہ:- ہم پریم نگر کے بیراگی ہیں۔ ہمیں اپنے محبوب کے ساتھ محبت ہے اور اپنے محبوب کی محبت کے بھکاری ہیں تم پناہ میں آنے والوں کے رکھوالے ہو)

ہم دور دیش سے آئے — من شردھا پھول بھر لائے
اب آئے شرن تمہاری جی
تم شرنن کے رکھواری

(ترجمہ:- ہم دور دیش سے آئے ہیں دل عقیدت کے پھولوں سے بھر کر لائے ہیں۔ تمہاری پناہ میں آئے ہیں۔ کیونکہ تم پناہ میں آنے والوں کے رکھوالے ہو)

نر بھگتی سمے گنوایا — آ جیون پاپ کمایا
اب راکھو لاج ہماری جی
تم شرنن کے رکھواری

(ترجمہ:- ہم نے بغیر عبادت کے وقت گنوایا ہے۔ ساری عمر گناہ ہی کیا ہے۔ اب ہماری لاج رکھ لو۔ تم پناہ میں آنے والوں کے رکھوالے ہو)

بھو ساگر میں من ڈولے — نر آشا بندھن کھولے
کرو نیا پار ہماری جی
تم شرنن کے رکھواری

(ترجمہ:- دنیا کے سمندر میں دل ڈول رہا ہے۔ ناامیدیوں نے اپنے بندھن کھول لئے ہیں۔ ہماری ناؤ پار کرو۔ تم پناہ میں آنے والوں کے رکھوالے ہو)

ہے مہر بسروپ اُدارا — کیوں من سے ہمیں بسارا
تم سرب بھگت ہتکاری جی
تم شرنن کے رکھواری

(ترجمہ:- اے ابر کرم۔ ہم کو دل سے کیوں بھلا دیا ہے۔ تم تو اپنے ہر خادم کے محسن ہو۔ اور تم پناہ میں آنے والوں کے رکھوالے ہو۔)

(چوہدری عبد الواحد بی اے ورد یاد کو)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۵۶ء میں حضور کا جو خطبہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۵۶ء شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۳ پر عبارت، کتابت کی غلطی کی وجہ سے غلط شائع ہو گئی ہے۔ اصل عبارت یوں پڑھی جائے۔ "اب اگر خواب پوری نہیں ہوتی تو میرے نفس کو بھی جھوٹا ہو جاتا ہے تو نفس کہ وہ اس خواب کو پورا کرے"۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

جنوّں کی حقیقت

(۲)

(از مکرم قاضی علی محمدؐ صاحب خطیب جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

قرآن شریف میں انسانوں کے لئے جن کا استعمال

(۱) پھر قرآن شریف میں جن کا لفظ ایسے انسانوں کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ و کذالک جعلنا لکل نبی عدوًا شیاطین الانس والجنّ۔ کہ ہم نے جنوں اور انسانوں میں سے ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ واذا خلوا الیٰ شیاطینھم کہ جب وہ اپنے سرداروں کی طرف جاتے ہیں۔ یہاں شیاطین سے مراد مخفی مخلوق مراد نہیں ہیں۔ بلکہ وہ انسان مراد ہیں۔ جو شیطان کی طرح پوشیدہ طور پر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور پھر یہ لفظ شیطان کے لئے بھی قرآن شریف میں استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ کان من الجنّ۔ کہ وہ جنوں میں سے ہے۔

(۲) حضرت سلیمانؑ کے بعض درباریوں کے لئے بھی جنّ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قال عفریت من الجنّ۔ کہ جنوں میں سے ایک تیز فہم نے کہا۔ یہ جنّ بھی انسان ہی تھا۔

(۳) حضرت سلیمانؑ کے لشکر کے ایک حصہ کو بھی جن کہا گیا ہے۔ وحشر لسلیمان جنودہ من الجنّ والانس۔ کہ سلیمانؑ کے لئے جنوں اور انسانوں کے لشکر اکٹھے کئے گئے۔

(۴) حضرت سلیمانؑ کے لئے بڑے بڑے کام کرنے والوں کو بھی جنّ کا نام دیا گیا ہے۔ یعملون لہٗ ما یشاءُ من محاریب و تماثیل وجفان کالجواب۔ سلیمانؑ کے لئے جو وہ چاہتا۔ قلعے مجسمے اور تالابوں جیسے لگن بناتے۔ یہ جن بھی انسان ہی تھے۔ پہاڑی باشندے اور جفاکش ہونے کی وجہ سے ان کو جن کہا گیا ہے۔ اور یہ کام انسان ہی کرتے ہیں۔ نہ کہ مخفی جن۔

احادیث میں لفظ جن کا استعمال

اسی طرح حدیث شریف میں بھی یہ لفظ وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ سانپ۔ کالے کتے۔ مکھی۔ چیونٹی۔ وبائی کیڑوں۔ بجلی۔ کبوتر باز۔ بائیں ہاتھ سے کھانے والے۔ گدھے۔ پراگندہ بالوں والے شریر اور سردار پر بھی لفظ جنّ استعمال کیا گیا ہے۔ پھر یہ لفظ پہاڑی اور جنگلی لوگوں پر بھی بولا گیا ہے۔ کہ وہ شہروں اور آبادیوں میں بہت کم نظر آیا کرتے ہیں۔ اسی طرح امیروں پر بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ کہ وہ عام لوگوں میں بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔

(۵) پھر قرآن شریف نے ایسے جنوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف سنا اور پھر اس کی اپنی قوم میں جاکر تبلیغ کی اور کہا۔ یا قومنا انا سمعنا کتابًا انزل من بعد موسیٰ (الاحقاف) اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب سُنی ہے۔ جو موسیٰؑ کے بعد نازل کی گئی ہے۔ یہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جن انسان تھے۔ اور یہودی معلوم ہوتے ہیں۔ جو کسی خصوصیت کی وجہ سے جن کہلاتے ہیں۔ اور حدیث سے ثابت ہے۔ کہ یہی لوگ تھے۔ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نخلہ کے مقام پر ملے تھے۔ جب آپ طائف کے غنڈوں سے دکھ اٹھا کر واپس آرہے تھے۔ یہ جن انسان ہی تھے۔ ورنہ انسان جنوں کی طرف نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ ایک ناری مخلوق ہے۔ اور غیر جنس ہے۔ اور غیر جنس کی طرف ہرگز رسول مبعوث نہیں ہوسکتا۔ اور اس کا ثبوت قرآن شریف سے ملتا ہے۔

غیر جنس نبی اور رسول نہیں ہوسکتا

مشرکین مکہ کے اس مطالبہ پر کہ ہماری طرف کوئی فرشتہ رسول ہوکر آنا چاہیئے تھا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ لو کان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السمآء ملکًا رسولًا (بنی اسرائیل) کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے۔ اور سکونت پذیر ہوتے۔ تو ہم آسمان سے فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے۔

یہ اسی لئے فرمایا۔ کہ رسول کا کام صرف پیغام پہنچانا ہی نہیں بلکہ عملی نمونہ بھی پیش کرنا ہوتا ہے۔ اگر انسانوں کی طرف فرشتہ رسول بنا کر بھیج دیا جائے۔ تو وہ انسانوں کے لئے کیا نمونہ پیش کرسکے گا۔ کیونکہ وہ ایک نوری مخلوق ہے۔ انسانوں کی سی ضروریات اس کو لاحق نہیں۔ لہٰذا ایک فرشتہ بھی انسانوں کی طرف نبی اور رسول ہوکر نہیں آسکتا۔ اور جب فرشتہ انسانوں کی طرف رسول نہیں ہوسکتا۔ تو ایک بشر رسول بھی جنوں کی طرف رسول اور نبی ہوکر نہیں آسکتا۔ کیونکہ بشر رسول جنوّں کے لئے غیر جنس ہے۔ کہ جنّ ناری مخلوق ہے۔ انسان خاکی نژاد۔ لہٰذا بشر رسول بھی جنوّں کے لئے نمونہ نہیں ہوسکتا۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں جن وانس کا اکٹھا ذکر آیا ہے۔ تو وہاں بھی دراصل انسانوں ہی کے دو طبقے مراد لئے گئے ہیں۔ اور اس قسم کی طبقاتی تقسیم آج ہمارے ہاں بھی موجود ہے۔ جیسے چھوٹے بڑے۔ امیر غریب۔ سرمایہ دار مزدور وغیرہ جیسا کہ فرمایا۔ یا معشر الجنّ والانس الم یاتکم رسلٌ منکم۔ یعنی اے جنوّں اور انسانوں کے گروہ! کیا تم میں سے تمہاری طرف رسول نہیں آئے تھے۔ یہاں جنوّں اور انسانوں کو ایک ہی گروہ قرار دے کر ثابت کیا ہے۔ کہ وہ ایک ہی جنس سے ہیں۔ ورنہ معشر کا لفظ دونوں پر استعمال نہ کیا جاتا۔ کیونکہ معشر تو ایک ہی شخص کے اہل پر بولا جاتا ہے۔ اور یہاں مراد آدمؑ کے اہل یعنی بنی آدم ہی مراد ہوسکتے ہیں۔

دوسرے مقام پر اسی معشر جن وانس کو بنی آدم کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسلٌ منکم (الاعراف) یعنی اے بنی آدم۔ اگر تم میں سے تمہاری طرف رسول آئیں۔ جب ہم ان دونوں آیتوں کو ملاکر پڑھتے ہیں۔ تو صاف طور پر واضح ہوجاتا ہے۔ کہ جن کو پہلی آیت میں معشر الجنّ والانس کہا گیا ہے۔ انہیں کو دوسری آیت میں بنی آدم کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جن وانس دراصل بنی آدم کے ہی دو طبقے ہیں۔

قرآن شریف میں دوسری جگہ یوں ارشاد ہے۔ وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون۔ کہ جنوّں اور انسانوں کو میں نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری عبادت کریں۔ اس آیت میں بھی انسانوں کے دو ہی طبقے مراد ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بنی آدم کو خواہ وہ جنّ ہوں یا انس۔ یعنی امیر ہوں یا غریب۔ عوام ہوں یا خواص۔ لیڈر ہوں یا پبلک۔ مقتدا ہوں یا مقتدی۔ مزدور ہوں یا سرمایہ دار۔ میں نے صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ یعنی ہر طبقے کا آدمی بڑا ہو یا چھوٹا۔ میری عبادت سے مستغنی نہیں۔ میری عبادت کا جوا سب کی گردن پر یکساں ہے۔ پس اگر جنوّں سے مراد وہی مخفی مخلوق ہے۔ جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ تو ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ آیت بالا کی رو سے جنوّں میں سے کتنے رسول آئے ہیں۔ جو انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ اور انسانوں میں سے کونسے رسول ہیں۔ جو جنوّں کی طرف بھیجے گئے۔ کیونکہ منکم کا لفظ دونوں کے لئے پڑا ہوا ہے۔ اور دونوں میں سے رسولوں کے آنے کا ذکر ہے۔

پس آیات مذکورہ بالا سے روزِ روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ ایک جنس دوسری جنس کی طرف نبی اور رسول مبعوث نہیں ہوسکتی۔ یعنی نہ فرشتہ انسانوں کی طرف اور نہ انسان فرشتوں کی طرف۔ اور نہ جنّ انسانوں کی طرف اور نہ انسان جنوّں کی طرف۔ ہم نے آج تک نہیں سنا۔ نہ کبھی مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ انسانوں اور جنوّں کا دینی یا دنیاوی کاموں میں باہمی اشتراکِ عمل ہوا ہو۔ یا کبھی شادی یا غمی میں اکٹھے ہوئے ہوں۔ یا کبھی ان کے درمیان رشتۂ مناکحت قائم ہوا ہو۔ یا انہوں نے کبھی عیدین یا جمعہ کی یا پانچ وقتہ نماز مل کر پڑھی ہو۔ یا کبھی مل کر حج بیت اللہ کیا ہو۔ یاد رہے کہ جنات کو کشفی حالت میں دیکھنا ایک الگ امر ہے۔ اور یہ انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ پس کشفی حالت کو اس پر دلیل نہیں گردانا جائیگا۔ جبکہ ہم یہ تسلیم کریں۔ کہ جن بھی انسانوں کی طرح قرآنی شریعت کے مکلّف ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اسی طرح ان کی طرف مبعوث ہوئے۔ جس طرح انسانوں کی طرف۔

لیکن باین ہمہ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اس میں یہ غلط فہمی نہ ہو۔ کہ جنّ کوئی مخلوق ہی نہیں۔ بلکہ جنّ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے۔ جس کی پیدائش آگ سے ہے۔ اور قرآن شریف میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔ والجانّ خلقنٰہ من قبل من نار السموم یعنی اس سے پہلے ہم نے جنوّں کو نار سموم سے پیدا کیا۔ یعنی ان کی پیدائش آگ سے ہے۔ یہاں جنوّں سے مخفی مخلوق ہی مراد ہے۔ نہ کہ انسان۔ اسی طرح سے شیطان بھی جو مخفی مخلوق ہے۔ جنوّں میں سے ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ کان من الجنّ۔ کہ وہ جنوّں میں سے ہے۔ کیونکہ بوجہ ناری سرشت ہونے کے بذریعہ وسوسہ اندازی انسان کو مشتعل کرکے ناری صفت بنا دیتا ہے۔

خلاصۂ مضمون

(۱) جنّ ایک مخلوق ہے۔ جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔

(۲) جنّ کا لفظ طبقاتی تقسیم کے لحاظ سے انسان پر بھی بولا گیا ہے۔

(۳) جن کا لفظ حیوانات اور حشرات الارض کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔

(۴) جنّ کا لفظ شیطان کے لئے بھی بولا گیا ہے۔ مگر یہ قطعاً غلط اور براز جہالت خیال ہے۔ کہ جنّ جو ناری اور مخفی مخلوق ہے۔ وہ کبھی کسی انسان (مرد یا عورت) کو بھی چمٹ جاتا ہے۔ اور اس کے وجود پر اس طرح تصرف کرلیتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ۔ یہ کھلا ہوا ایک مشرکانہ عقیدہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

درخواست دعاء

مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر رشد و اصلاح ربوہ کی والدہ محترمہ کچھ دنوں سے عارضہ بخار اور دردِ سر بیمار چلی آرہی ہیں بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب جماعت بارگاہِ الٰہی میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی تکمیل کیلئے

ایک ایک سو روپیہ عطیہ دینے والے مخلصین کی پہلی فہرست

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ

چند روز ہوئے میں نے انصار اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ تحریک کی تھی کہ ان میں سے ۵۰ سو مخیر دوست آگے آئیں اور ایک ایک سو روپیہ کی رقوم انصار اللہ کے مرکزی دفتر کی تعمیر کے لئے پیش کریں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ بہت سے دوست میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایسے دوستوں کی فہرستیں چار اقساط میں اس غرض سے شائع کی جائیں گی تاکہ پڑھنے والے احباب ان مخلصین کے لئے دعا کریں اور انصار اللہ کی تاریخ میں بھی ان کے نام محفوظ ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں پہلی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو مالی وسعت سے نوازے تاکہ وہ قومی اور ملّی خدمات سرانجام دے سکیں۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے اور وہ ابھی تک اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے ان کو بھی جلد آگے آنا چاہئیے جزاھم اللہ احسن الجزا۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ
۲۔ خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی ربوہ
۳۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ۔ ربوہ
۴۔ سید بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او لائلپور
۵۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کمیشن ایجنٹ لائلپور۔
۶۔ شیخ محمود الحسن صاحب تاجر سرگودھا۔
۷۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ۔
۸۔ ایک صاحب از سندھ جو نام شائع کروانا پسند نہیں کرتے۔
۹۔ صاحبزادہ محمد امین صاحب بنوں
۱۰۔ شیخ کریم بخش صاحب کوئٹہ
۱۱۔ خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب سیشن جج ریٹائرڈ ضلع لائلپور
۱۲۔ شیخ محمد حسن صاحب۔ لائلپور
۱۳۔ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب لاہور
۱۴۔ چوہدری شیر محمد صاحب نجوکہ ضلع شاہپور
۱۵۔ جمعدار میاں اللہ دتا صاحب پنشنر گلزار پور ملتان
۱۶۔ قاری غلام مجتبیٰ صاحب پنشنر لاہور
۱۷۔ مرزا احسن بیگ صاحب از طرف مرزا افضل بیگ صاحب لائلپور
۱۸۔ چوہدری غلام رسول صاحب ایس۔ ایم سرگودھا بلوچاں۔
۱۹۔ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب چک ۹۶ گ ب تحصیل جڑانوالہ
۲۰۔ میجر حبیب اللہ خانصاحب دوالمیال ضلع جہلم
۲۱۔ ڈاکٹر شیخ غلام حیدر صاحب لاہور
۲۲۔ چوہدری سلطان احمد صاحب کھاریاں
۲۳۔ میاں شہاب الدین صاحب
۲۴۔ قریشی محمد سعید صاحب اخبار الیشیا ٹ کھیلاں
۲۵۔ مستری محمد عیسیٰ صاحب سیالکوٹ
۲۶۔ چوہدری شیخ محمد صاحب سرفا کے پراپرٹی ڈیلر لاہور
۲۷۔ چوہدری نواب خانصاحب کلرک سرگودھا
۲۸۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب ایڈمنسٹر لاہور
۲۹۔ حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ ”
۳۰۔ چوہدری ضیاء اللہ صاحب ”
۳۱۔ حاجی محمد اشرف صاحب ”
۳۲۔ مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار ربوہ
۳۳۔ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ لائلپور
۳۴۔ شیخ محمد عبد اللہ کلاتھ مرچنٹ ”
۳۵۔ چوہدری غلام نادر صاحب اوکاڑہ
۳۶۔ چوہدری مہر الدین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
۳۷۔ قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ لائلپور
۳۸۔ چوہدری برکت علی صاحب لائق جڑانوالہ
۳۹۔ خان غلام سرور خان صاحب تحصیل چارسدہ
۴۰۔ ڈاکٹر فتح دین صاحب پشاور
۴۱۔ چوہدری عطاء اللہ و چوہدری ہدایت اللہ صاحبان چک ۳۵/۳ سرگودھا
۴۲۔ میاں محمد یوسف صاحب ۱۴۳ فیروزپور روڈ ماڈل ٹاؤن۔
۴۳۔ چوہدری غلام رسول صاحب چک ۱۳۱ رحیم یار خاں۔
۴۴۔ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹۹ منٹگمری
۴۵۔ ملک حبیب الرحمٰن صاحب۔ ڈیرہ غازیخان
۴۶۔ میاں غلام حیدر صاحب سوکر کلاں ضلع گجرات
۴۷۔ خان بہادر محمد دلاور خانصاحب چارباغ
۴۸۔ خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل حکوال (فی الحال نصف حصہ)
۴۹۔ میاں فتح عالم صاحب دھاریوالہ ضلع گجرات
۵۰۔ خاکسار مرزا ناصر احمد۔

(۶) خاکسار کے لڑکے بشیر احمد کا امتحان قریب ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ شاہ محمد مرالہ ضلع گجرات

سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ

کے متعلق

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی رائے

”سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ“ مؤلفہ ملک نذیر احمد صاحب ریاض کے متعلق محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب بالقابہ تحریر فرماتے ہیں:۔

”میں نے سیرت مولانا شیر علی صاحبؓ مؤلفہ ملک نذیر احمد صاحب ریاض کو پڑھا ہے مؤلف نے سیرت نگاری کا بہت عمدہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ ابتداء میں صاحب سوانح کے مختصر حالات دے کر بعد میں ”ایمان افروز واقعات“ کے عنوان کے ماتحت مختلف احباب کے تاثرات کو درج کیا گیا ہے۔ یہ نہایت مؤثر طریق ہے۔ میں اس کتاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے جب اپنے ایک غیر احمدی دوست کو یہ کتاب بھجوائی تو انہوں نے بھی اس کی بہت تعریف کی۔ تربیتی لحاظ سے چونکہ یہ ایک بہت مفید کتاب ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو اس کی اشاعت میں کثرت سے حصہ لینا چاہئیے اور نہ صرف خود بلکہ اپنے بچوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دینی چاہئیے“

خاکسار

(دستخط) ظفر اللہ خاں

ضروری اعلان

یاد رہے ”انیس سالہ“ حساب کے وہ بقایا دار جو ہر سال پہلے سال سے زیادہ حصہ لیتے آئے ہیں اور اب ایک دو سال کے بقایا کی وجہ سے کمی کر کے دینا نہیں چاہتے بلکہ اپنے اسی معیار کو قائم رکھتے ہوئے ۱۵ مئی کے بعد ادا کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ اعلان ہے کہ اگر قسط وار ادا کرنے کا وعدہ کریں اور معین قسط ماہ بماہ ادا کرتے جائیں اور ”وکیل المال تحریک جدید ربوہ“ سے منظوری حاصل کر لیں تو ان کا نام بھی قسط وار ادا کرتے رہنے اور دفتر سے اجازت حاصل کر لینے سے درج فہرست ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

اور جو احباب ادا نہ کریں اور نہ توجہ کر کے دفتر سے کوئی فیصلہ کریں ان کا نام مجبوراً فہرست سے کاٹ دیا جائے گا۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ کے والد شیخ دوست محمد صاحب و ماموں جان شیخ غلام رسول صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین۔ شیخ محمد علی سول ہسپتال ڈسکہ

(۲) مکرم قاضی غلام محمد صاحب خطیب جامعہ احمدیہ سیالکوٹ چند روز رو بہ صحت رہنے کے بعد پھر بیمار ہو گئے ہیں آپ سیالکوٹ میں سلسلہ کا کام بڑے ذوق شوق سے کرتے ہیں۔ سیکرٹری تعلیم ... کا کام بھی ان کے سپرد ہے۔ بزرگان سلسلہ رمضان المبارک کے ایام میں ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

شریف احمد ... قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

(۳) میرے بھائی مکرم محمد الدین صاحب بعارضہ ٹی۔ بی بیمار ہیں۔ جملہ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد طالب جامعۃ المبشرین ربوہ

(۴) میں بعض سخت مصائب میں گرفتار ہوں جن کی وجہ سے بے حد پریشان ہوں۔ حضرت اقدس و صحابہ مسیح موعود علیہ السلام اور احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مصائب اور دکھوں سے نجات بخشے۔ آمین۔ (محمد عمر از لاہور)

(۵) میرے دوست سید منیر احمد شاہ صاحب احمدپور شرقیہ ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ درویشان اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔ رحمت اللہ کمیشن ایجنٹ چوترہ بازار احمدپور شرقیہ بہاولپور

شمسی توانائی اور اُس کا استعمال

بیسویں صدی اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ اس میں پہلے برقی قوت نے جنم لیا اور عروج کو پہنچی۔ پھر ایٹمی قوت نے جنم لیا اور اس وقت بام عروج کو پہنچ چکی ہے۔ اور اب ایک اور قوت کا دور شروع ہونے والا ہے۔ اگر بیسویں صدی کے سائنس دانوں کے تجربات کامیاب رہے۔ تو آئندہ چند برسوں میں شمسی قوت کا دور شروع ہو جائیگا یہ دور اتنا عظیم ہوگا۔ کہ برقی اور ایٹمی قوتیں اس دور کی شمسی قوت کے مقابلہ میں ماند پڑ جائیں گی۔

روز ازل سے سورج انسان کی توانائی کی ضروریات کا مخزن بنا رہا ہے۔ اور اسی لئے انسان کا منتہائے مقصود ہمیشہ یہی رہا ہے کہ کسی نہ کسی طرح سے اس شمسی توانائی کو تہذیب انسانی کی ضروریات کے مطابق استعمال میں لائے۔ ماہرین علم الشمس کا کہنا ہے کہ اگر شمسی توانائی کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی قابو میں کر لیا جائے تو اس ایک سیکنڈ کی شمسی توانائی سے انسان کی آئندہ بیس لاکھ سال کی ایندھن اور برقی قوت کی ضروریات حل ہو سکتی ہیں۔

حیران کن اعداد و شمار

سورج ایک گھنٹہ میں اتنی حرارت کرۂ زمین پر وارد کرتا ہے۔ جتنی دو سو کھرب ٹن کوئلہ کے جلنے سے ہو۔ اور اگر ایک دن کی حرارت کا حساب لگایا جائے تو یہ ایک سو سنکھ کلوواٹ تک پہنچ جاتی ہے۔ یہ ایک دن کی حرارت دنیا کے تمام کوئلہ، تیل، قدرتی گیس اور یورینیم وغیرہ کے ذخائر کی مجموعی حرارت سے زیادہ ہے اور یہ حرارت اس مجموعی حرارت سے بھی زیادہ ہے۔ جو آج تک انسانی بازوؤں ایندھن اور پن بجلی کے ذریعہ پیدا ہوئی۔ امریکہ دنیا میں ایندھن کے مصارف کے لئے مشہور ہے۔ لیکن اگر امریکہ میں سالانہ نکلنے والے انتھراسائٹ اور کچے کوئلہ سے پیدا ہونے والی حرارت کو پانچ سو گنا کر دیا جائے۔ تو ایک دن میں وارد ہونے والی شمسی حرارت اس سے بھی زیادہ ثابت ہوگی۔

مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ یہ تمام شمسی حرارت یا توانائی زمین پر پڑنے نہیں پاتی۔ ورنہ ہم کب کے بھسم ہو گئے ہوتے۔ کرۂ زمین تک تو اس حرارت کا صرف دو سو کروڑواں حصہ ہی پہنچ پاتا ہے۔ بقایا شمسی حرارت یا تو سیاروں پر چلی جاتی ہے یا خلائے آسمانی میں تحلیل ہو کر اپنا اثر کھو بیٹھتی ہے

اگر ایندھن اور بجلی کے مصارف کا موجودہ رفتار کے مطابق تخمینہ لگایا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ سورج ہمیں ایک منٹ میں دس کھرب ڈالر کا ایندھن اور بجلی کی قوت مہیا کرتا ہے اور اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض کر لیا جائے کہ سورج کرۂ زمین پر نہیں چمکتا تو اسکے نتائج بہت تشویشناک ہوں گے۔ اس حالت میں دنیا کے تمام لکڑی، تیل، قدرتی گیس، یورینیم اور تھوریم کے ذخائر تین دن میں ختم ہو جائیں گے اور زمین ایک بے جان برف کا گولہ بن کر رہ جائیگی جس کا درجۂ حرارت صفر سے بھی ۴۷۵ درجہ فارن ہائٹ گرا ہوا ہوگا۔ لیکن خوش قسمتی سے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے سائنس دانوں کی پُر اعتماد رائے یہ ہے کہ سورج کرۂ زمین پر دس کھرب سال اور چمکے گا ہاں اگر کوئی امر تشویشناک ہے۔ تو وہ یہ کہ ہم جس رفتار سے ایندھن صرف کر رہے ہیں اسکو دیکھتے ہوئے کوئی عجب نہیں کہ ہمیں ایک نہ ایک دن سورج کی توانائی کی احتیاج شدت سے پڑ جائے

"قلت خوراک کی وجہ"

دنیا کے بیشتر حصوں میں ایندھن کی کمی مصنوعی نہیں بلکہ حقیقی ہے اور اس ضمن میں ہندوستان اور پاکستان کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

امریکہ کے مشہور رسالہ "سائنس نیوز لیٹر" (اشاعت نومبر ۵۴ء) کی رپورٹ کے مطابق دنیا میں کم آمدنی پانے والے لوگ اپنی ایندھن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنے آس پاس کے جنگلات کے درختوں کے پتے چھال اور لکڑی سب کاٹ لیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں جنگلات میں کمی ہو جاتی ہے اور جن علاقوں میں ایسی سہولتیں میسر نہیں وہاں کے لوگ اوپلوں کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ہندوستان کی ۷۰ فیصد آبادی اپنی ایندھن کی ضرورت گوبر سے پورا کرتی ہے۔ گوبر کی قباحت [illegible] اور اس کے مضر صحت ہونے کے علاوہ اس سے زراعت پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ یہی گوبر اگر کھاد کے طور پر استعمال کیا جائے تو اس سے زمین کی سطح زرخیز ہو جاتی ہے۔ اور زمین کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔

"سائنس نیوز لیٹر" نے ماہرین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حیوانی گوبر کے ایندھن کے طور پر استعمال کئے جانے کے سبب زمین کی پیداوار میں پچاس فیصد کمی واقع ہو گئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے جن خطوں میں گوبر ایندھن کے طور پر استعمال ہوتا ہے وہاں اکثر خوراک کی قلت محسوس کی جاتی ہے اور قحط آنے لگتے ہیں۔

انسانی کوششیں

ایک مستند سائنس دان پامر پٹنام نے جو اعداد و شمار مہیا کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اگر دنیا میں ایندھن موجودہ رفتار سے صرف ہوتا گیا تو دنیا کے تمام کوئلہ، گیس اور تیل کے ذخائر ۲۰۲۳ء تک ختم ہو جائیں گے۔ اور اگر انسان ۲۲۰۰ء تک سورج کی شعاعوں کا ایک فیصد حصہ اپنی مشینری چلانے کے کام میں نہ لا سکا تو اُسے ایک عظیم آفت سے دوچار ہونا پڑے گا۔

گو سائنسدان گذشتہ دو سو سال سے شمسی توانائی کو استعمال میں لانے کے لئے مسلسل تجربات کر رہے ہیں لیکن اب تک یہ تجربات ابتدائی مراحل ہی پوری طرح سے طے نہیں کر سکے ۱۸۷۸ء میں پیرس کے ایک سائنسدان نے سورج کی شعاعوں کے ذریعہ ایک ایسی طاقت (ہارس پاور) کے برابر برقی قوت حاصل کر لی تھی۔ اور اس کے بعد ہندوستان کے ایک سائنس دان نے ایک شمسی چولہا ایجاد کیا تھا۔ لیکن یہ ایجادات مقبول عام نہیں ہو سکیں۔ بیسویں صدی کے اوائل میں بھی سورج کی شعاعوں سے مختلف قسم کے کام لئے گئے۔ کیلیفورنیا میں کافی عرصہ تک ۱۸ء سو انعکاسی آئینوں (ریفلیکٹنگ مررز) کی مدد سے ایک شمسی انجن بیک وقت ایک ہزار گیلن فی منٹ پانی بھی نکالتا رہا اور ایک سو گیلن پانی کی بھاپ بھی بناتا رہا۔ مصر میں بھی محرک انعکاسی آئینوں کی مدد سے آبپاشی کے لئے قوت حاصل کی جاتی رہی۔

(ماخوذ)

درخواست دعا

بندہ کو کچھ عرصہ سے دردِ سر کے شدید دورے ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔ احباب کرام بندہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الکریم "کریم ریسٹورنٹ ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اعانت الفضل

۲۲/۳/۵۶ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم قاضی عبد الحمید صاحب فاؤنٹن پین ورکشاپ نیلا گنبد لاہور کو لڑکا عطا کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بچہ کا نام عبد الشکور تجویز فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت والی عمر عطا فرمائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

مکرم قاضی صاحب نے اس بچہ کی پیدائش کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے الفضل کو عنایت فرمائے ہیں تاکہ ان کی اعانت سے کسی مستحق کے نام سال بھر کیلئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔

(۲) مکرم عطاء اللہ صاحب نمبردار چک ۹۰ پنیار ضلع سرگودھا نے ایک نیا کام شروع کرنے کے سلسلہ میں مبلغ دس روپے الفضل کو بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں اور لکھا ہے کہ ان کے مرسلہ دو پتوں پر اخبار الفضل کا خطبہ نمبر ایک ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس نئے کام کو ان کے لئے بابرکت بنائے اور انہیں کامیابی عطا کرے۔ آمین

(۳) مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب بسلسلہ ایم۔ آر۔ سی۔ پی لنڈن جانا چاہتے ہیں۔ ان کے راستہ میں کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے اور انہیں کامیابی بخشے۔

ڈاکٹر صاحب نے اس سلسلہ میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل کو ارسال کئے ہیں۔ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر ایک سال کے لئے جاری کر دیا جائیگا۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سیر روحانی جلد دوم

کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیر روحانی جو میرے کچھ لیکچروں کا مجموعہ ہے۔ جس کی غرض وغایت کتاب میں مذکور ہے۔ جس کی جلد اول کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اور جس میں ۱۹۳۸ء ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۱ء کے لیکچر اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ اب اس کی دوسری جلد شائع کی جا رہی ہے اور اس میں ۱۹۴۸ء۔ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۵۱ء کے لیکچر شامل کر دیئے گئے ہیں۔

اگلے لیکچروں کے متعلق نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ دو جلدوں میں شائع ہوں گے۔ یا ایک جلد میں اگر ۱۹۵۶ء کے جلسہ میں یہ مضمون مکمل ہو گیا۔ تو اس وقت معلوم ہوگا۔ کہ آیا کتاب کے دو حصے کرنے ضروری ہیں۔ یا ایک حصہ کافی ہے۔ حصہ دوم بھی اور اس کے اگلے حصے بھی ایسے مضامین پر مشتمل ہیں۔ جو قرآن کریم کی خوبیوں کا شاندار نقشہ کھینچتے ہیں۔ اور اسلام سے محبت رکھنے والے ہر شخص کو ان کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جلد انکو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

میں اس کتاب کو مریم صدیقہ کے نام سے معنون کرتا ہوں۔ کیونکہ انہی کو حیدرآباد دکھانے کے لئے یہ سفر اختیار کیا گیا تھا۔ جس میں یہ مضمون خدا تعالیٰ کے فضل سے کھلا۔ گو اس سفر میں میری ہمشیرہ عزیزہ مبارکہ بیگم بھی ساتھ تھیں۔ اور میری لڑکی امۃ القیوم بیگم بھی ساتھ تھی۔ مگر اصل میں یہ سفر مریم صدیقہ کو ہی حیدرآباد دکھانے کے لئے اختیار کیا گیا تھا۔ جہاں ان کے بہت سے رشتہ دار ہیں۔

چونکہ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کتاب کا ثواب ہمیشہ ان کو پہنچتا رہے۔ زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی۔ اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ مرنے والے تک صدقہ اور دعا ہی پہنچتے ہیں۔ اس لئے اس کتاب کا سارا خرچ میں مریم صدیقہ کی طرف سے دوں گا۔ تاکہ جو لوگ اس کتاب کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔ وہ ان کے لئے دعا کریں۔ اور جتنی جلدیں مفت شائع کی جائیں۔ ان کے صدقہ کا ثواب ان کو تا ابد پہنچے پس میں شرکت الاسلامیہ کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ چونکہ اس کی طباعت کا سب خرچ میں مریم صدیقہ کی طرف سے دوں گا۔ تمام کتب میں سے دو سو کتابیں غریب مستحقین کو بلا قیمت پر دیں۔ اور ایسے لوگوں کو دی جائیں۔ جو اس دیباچہ کے پڑھنے اور پڑھوانے کا اور دعا کا وعدہ کریں۔ اور پانچ سو کتاب نصف قیمت پر مستحقین کو تقسیم کریں۔ اور باقی کتابوں کی جو قیمت آئے۔ اور جو سب کتابوں کا نفع آئے۔ اس کا نام مریم صدیقہ فنڈ رکھ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اسلامی لٹریچر شائع کرتے جائیں۔ اور اس صدقہ جاریہ کو عملاً جاری رکھا جائے۔

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۷ اپریل ۱۹۵۶ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب چھپ کر شائع ہو گئی ہے۔ اور اس کی قیمت چار روپیہ رکھی گئی ہے۔ جو احباب یہ کتاب خریدنا چاہیں۔ وہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے خرید سکتے ہیں۔

غیر مستطیع احباب جو حضور کی طرف سے عطا شدہ رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ اپنی استطاعت کے مطابق ½ یا ½ قیمت مع محصول ڈاک ۵ر اپنی جماعت کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ

مریم صدیقہ فنڈ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

کے نام مع وعدہ مطالعہ و دعا بھیجدیں۔ انشاء اللہ ان کو کتاب بذریعہ ڈاک ارسال کر دی جائے گی۔

مستطیع اصحاب پوری قیمت (چار روپیہ مع محصول ڈاک ۵ر) ارسال فرمائیں۔ تاجر کتب احباب کو (جو دس نسخے یا اس سے زیادہ بیک وقت خرید کریں) اس کتاب میں سے صرف ۲ر فی روپیہ کمیشن دیا جا سکیگا۔ محصول ڈاک یا ریل بہرحال بذمہ خریدار ہوگا۔

خاکسار چودھری محمد شریف سابق مبلغ بلاد عربیہ
(مینیجر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

بحری فوج کا ایک حصہ مشرقی پاکستان منتقل کر دیا جائیگا

چاٹگانگ میں بحری اڈے کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے وزیر اعظم کا اعلان

چاٹگانگ ۳۰ اپریل وزیر اعظم محمد علی نے کل یہاں بعد نماز ظہر ایک مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے مذہب نے تلقین کی ہے کہ ہم غیر مسلموں کے ساتھ برابر کا برتاؤ کریں ان کی عزت و آبرو کو اپنی عزت سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کریں اور ان سے رواداری کا سلوک کریں

وزیر اعظم نے کہا۔ اگر مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اسلام رواداری کا سبق سکھاتا ہے۔ تو انہیں عملی طور پر اسے ثابت کرنا چاہیئے مسٹر محمد علی نے عوام سے کہا کہ وہ صحیح اسلامی جذبے کے تحت متحد ہو کر تمام مشکلات پر قابو پا سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر دل ملے ہوئے ہوں تو جغرافیائی حدود ملک کے دونوں حصوں کے اتحاد میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔ کیونکہ اسلامی جذبہ اخوت جغرافیائی حدود ختم کر دیتا ہے

وزیر اعظم نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آئین کی منظوری کے بعد عوام پر اور زیادہ ذمہ داریاں عائد ہو گئی ہیں۔ انتخابات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ دیانتدار اور فرض شناس نمائندوں کو منتخب کریں۔ جو ان کے مسائل کو سمجھ سکتے ہوں۔ اور ان کا حل تلاش کر سکتے ہوں اس کے علاوہ وہ اپنی نمائندگی سے ملک کو ترقی دینے کے قابل ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوام کو انتخابات میں اپنی صحیح رائے استعمال کرنی چاہیئے۔

وزیر اعظم نے مزید کہا۔ کہ اگر عوام خود اعتمادی سے کام لیں تو اس سے قوم کا مرتبہ بڑھ سکتا ہے

وزیر اعظم محمد علی نے کہا کہ پاکستان کشمیری عوام کو خود اختیاری دلا کر رہے انہوں نے مزید کہا کہ گذشتہ آٹھ سال میں کوئی ظلم ایسا نہیں جو کشمیری عوام پر نہیں کیا گیا۔ اور دن بدن مظالم کا یہ سلسلہ زور پکڑتا گیا۔ انہوں نے کہا۔ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے کشمیری بھائیوں کی مدد کو جائیں۔ اور دنیا کو اپنے موقف کا قائل کریں۔

بحری اڈے کا سنگ بنیاد

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے مشرقی پاکستان میں چاٹگانگ سے سات میل دور بحری اڈے کا سنگ بنیاد رکھا۔

اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت پاکستان قیام پاکستان کے بعد ملکی بحریہ کی ترقی کو سب سے زیادہ اہمیت دے رہی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ حالیہ اقدام حکومت کی اس خواہش کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ مشرقی پاکستان کے عوام بھی ملکی دفاع میں حصہ لیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بحری اڈہ ملک میں آبی اور دفاعی سہولتیں دینے کا مقصد حل کرے گا۔

انہوں نے مزید کہا کہ مرکزی حکومت نے ہمیشہ مشرقی پاکستان میں بحری اڈے کے قیام کو اہمیت دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بحریہ کے جہاز مشرقی پاکستان کے سمندر میں متعدد بار آئے ہیں۔ انہوں نے مزید بیان کیا کہ پاکستان بحریہ نے چالنا کی بندرگاہ کی تعمیر میں جائزے کے کام میں مدد دی تھی وزیر اعظم نے مشرقی پاکستان کے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی صلاحیتوں سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس نے مشرقی پاکستان کے عوام کو ملک کی دفاعی فوجوں میں فراخدلانہ نمائندگی دی ہے۔

انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ۱۹۵۲ء سے ملک کی بحری فوجوں میں مشرقی پاکستان سے چالیس فی صد نوجوان بھرتی کئے گئے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس بات پر بے اطمینانی کا اظہار کیا کہ بحریہ میں افسروں کی بھرتی تسلی بخش نہیں ہے وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت مشرقی پاکستان میں عوام کو بحری فوجوں میں شامل ہونے کی ترغیب دینے کے لئے اقدامات کر رہی ہے

ملک کی بحری طاقت کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ تقسیم ملک کے بعد سے پاکستانی بحری فوج کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے اور وہ بہت زیادہ مضبوط ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان نے حال ہی میں چار تباہ کن اور ایک کروزر خریدے ہیں جس سے ملک کی بحری طاقت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ یونہی یہ بحری اڈہ مکمل ہو گیا۔ حکومت پاکستانی بحریہ کا ایک حصہ چاٹگانگ میں منتقل کر دے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵